سوال

(93) زکوۃ کی وجہ سے مویشی کو باہم ملانا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا یہ جائز ہے کہ زکاۃ کی وجہ سے دو یا تین آدمی اپنے اپنے مویشی باہم ملالیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زکاۃ سے بھاگنے کے لیے یا مقدار واجب سے کم دینے کے لیے زکاۃ کے مال کو ایک ساتھ ملالینا یا الگ کردینا جائز نہیں صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

''صدقہ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور یکجا مال کو الگ نہ کیا جائے ۔'' (صحیح بخاری)

لہٰذا کسی کے پاس اگر چالیس بکریاں ہوں اور زکاۃ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے وہ انہیں الگ کردے تو زکاۃ اس سے ساقط نہیں ہوگی بلکہ اللہ کے مقرر کردہ فریضہ کو ساقط کرنے کی حیلہ جوئی کرنے کی وجہ سے وہ گنہگار بھی ہوگا۔

اسی طرح زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا کرنا بھی جائز نہیں مثلاً کسی کے پاس بکریاں یا اونٹ یا گائیں ہوں جو نصاب زکاۃ کو پہنچ گئی ہوں اور وہ انہیں دوسرے کی بکریوں یا ونٹ یا گایوں کے ساتھ ملادے تاکہ ان دونوں کو کم مقدار میں زکاۃ دینی پڑے یعنی ان دونوں اشخاص کا اپنے اپنے مال کو باہم ملالینا کسی معقول بنیاد پر نہیں بلکہ صرف اس وجہ سے ہے کہ زکاۃ کے محصل کے آنے کی صورت میں ان پر کم مقدار میں زکاۃ واجب ہو تو ایسی صورت میں ان سے واجبی زکاۃ ساقط نہیں ہوگی ۔ بلکہ اس حیلہ کے سبب وہ دو کے دونوں گنہگار ہوں گے اور انہیں پوری زکاۃ نکالنی ہوگی ۔

مثلاً ایک شخص کے پاس چالیس بکریاں تھیں اور دوسرے کے پاس ساٹھ بکریاں محصل کے آنے پر دونوں نے اپنی اپنی بکریاں ملالیں تاکہ زکاۃ میں صرف ایک بکری واجب ہو۔ تو ایسا کرنے سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور نہ ہی ان سے باقی واجب ساقط ہوگا کیونکہ یہ حرام حیلہ ہے بلکہ انہیں زکاۃ میں ایک دوسری بکری نکال کر فقراء کو دینی ہوگی اور اس بکری کے پانچ حصوں میں سے دو حصے (5/2) چالیس بکری والے کے ذمہ ہوں گے اور تین حصے (5/3) ساٹھ بکری والے کے ذمہ۔ اسی طرح جو بکری انھوں نے محصل کے حوالہ کی ہے وہ بھی اسی حساب سے تقسیم ہوگی ۔ ساتھ ہی ان دونوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ اور آئندہ اس طرح کے حیلے بہانے نہ کرنے کا عہد کرنا ہوگا ۔

لیکن اگر دو شخص باہمی تعاون کے لیے اپنے اپنے مال ملالیں ۔ کسی واجب کے ساقط کرنے یا مقدار واجب کو کم کرنے کا حیلہ بہانہ ان کے پیش نظر نہ ہو۔ تو ایسا کرلینے میں کوئی حرج نہیں

بشر طیکہ شرکت کے جو شروط و ضوابط اہل علم کی کتابوں میں مذکورہیں وہ پورے ہو رہے ہوں کیونکہ مذکورہ بالا صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

''جو مال دو شریکوں کے درمیان ہو تو وہ آپس میں برابر، برابر اپنے اپنے حصہ کے مطابق زکاۃ ادا کریں گے ۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 160

محدث فتویٰ